9

اکبر الہ آبادی

اکبر الہ آبادی کا پورا نام سید اکبر حسین رضوی تھا۔ 16/نومبر 1846 کو بارہ ضلع الہ آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد تفضل حسین سے حاصل کی۔ اس کے بعد پہلے مکتب پھر جمنا مشن اسکول میں داخل ہوئے۔ لیکن 1857 کے انقلاب کی وجہ سے تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ 1866 میں مختاری کا امتحان پاس کیا اور کچھ مدت کے بعد الہ آباد میں نائب تحصیل دار ہو گئے۔ اس کے بعد ترقی کرتے کرتے پہلے منصف اور پھر سیشن جج کے عہدے پر فائز ہوئے۔ گورنمنٹ نے خان بہادر کا خطاب عطا کیا۔ 1903 میں آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے قبل از وقت ریٹائرمنٹ لے لیا۔ اکبر کی زندگی کا آخری دور ذہنی و جسمانی پریشانیوں میں گزرا۔ 1921 میں 75 سال کی عمر میں انتقال کیا۔

اکبر الہ آبادی کو بچپن ہی سے شاعری کا شوق تھا۔ انہوں نے شاعری کی ابتداء غزل گوئی سے کی، مگر ان کی طنزیہ اور مزاحیہ شاعری ان کی دائمی شہرت کا باعث بنی۔ اکبر کا ظریفانہ کلام صرف ہنسنے ہنسانے کا ذریعہ نہیں بلکہ انہوں نے اسے اصلاح قوم کے ایک موثر ہتھیار کے طور پر استعمال کیا ہے۔ انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعہ انگریزی تعلیم کے منفی اثرات اور انگریزی تہذیب کی اندھی تقلید پر بھرپور وار کیے، اور اپنی چھوٹی چھوٹی نظموں سے وہ کام لیا جو بڑی بڑی تقریروں سے نہ لیا جا سکتا تھا۔ نئی نسل کی مذہبی اور تہذیبی روایات سے بے گانگی نوجوانوں کی بے راہ روی، عورتوں کی بے جا آزادی خاص طور سے اکبر کے طنز کا نشانہ بنی۔ انہوں نے معاشرے کی خرابیوں کو بڑے دلچسپ انداز میں پیش کیا۔ وہ معمولی اور بظاہر بھدے الفاظ کو نہایت دلآویز انداز میں استعمال کرتے تھے۔ ان کے یہاں شیخ، بدھو، کلو، جمن، اونٹ، ٹٹو، اور گائے وغیرہ کا ذکر نئے انداز میں ملتا

ہے۔اسی طرح اکبر نے انگریزی الفاظ سے بھی خاطر خواہ فائدہ اٹھایا ہے اکبر سر سیّد کی خدمات کے قائل تھے لیکن ان کے نظریات سے اتفاق نہیں کرتے تھے۔اسی لیے انہوں نے اکثر ان کو اپنے طنز و مزاح کا نشانہ بنایا ہے۔کلام میں جابہ جا ملا کر لکھنا لفظ 'سید' کا استعمال اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

اکبر کا کلام "کلیات اکبر" کے نام سے تین حصوں میں شائع ہو چکا ہے۔

9.1 تمہید

نظم "نئی تہذیب" ایک طنزیہ نظم ہے۔زمانے کے رخ کو دیکھ کر شاعر نے پیشین گوئی کی تھی کہ آنے والی نسل انگریزی تہذیب کی چمک دمک کو دیکھ کر اس کی تقلید کرے گی۔اور اپنا تمدن بھول کر اپنی شناخت کھودے گی۔اور شاعر کی باتیں بڑی حد تک سچ ثابت ہو رہی ہیں۔

9.2 مقاصد

اس نظم کے پڑھنے کے بعد آپ

.....اشعار کی تشریح و تحسین کر سکیں گے

..... نظم کا مفہوم بیان کر سکیں گے

.....شاعر کے خیالات کو اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں گے

.....دوسرے شعراء کے کلام میں صنعت رعایت لفظی اور صنعت تضاد کو پہچان لیں گے

.....طنزیہ و مزاحیہ نظموں سے لطف اندوز ہوں گے

.....اکبر الہ آبادی کے انداز بیان پر اظہار خیال کر سکیں گے

9.3 اصل سبق

آیئے اب پوری نظم پڑھتے ہیں۔

"نئی تہذیب"

یہ موجودہ طریقے راہی ملک عدم ہوں گے
نئی تہذیب ہوگی اور نئے ساماں بہم ہوں گے
نئے انداز سے زینت دکھائیں گے حسیں اپنی
نہ ایسا پیچ زلفوں میں، نہ گیسو میں یہ خم ہوں گے

راہی ملک عدم: دنیا سے چلا جانا۔

بہم: مہیا

گیسو: بال

نہ خاتونوں میں رہ جائے گی پردے کی یہ پابندی
گھونگھٹ اس طرح سے حاجب روئے صنم ہوں گے

بہت ہوں گے مغنّی نغمہ تقلید یورپ کے
مگر بے جوڑ ہوں گے اس لیے بے تال و سم ہوں گے

بدل جائے گا معیار شرافت چشم دنیا میں
زیادہ تھے جو اپنے زعم میں، وہ سب سے کم ہوں گے

ہماری اصطلاحوں سے زباں ناآشنا ہوگی
لغاتِ مغربی بازار کی بھاکا سے ضم ہوں گے

کسی کو اس تغیر کا نہ حِس ہوگا نہ غم ہوگا
ہوئے جس ساز سے پیدا اسی کے زیروبم ہوں گے

تمہیں اس انقلاب دہر کا کیا غم ہے اے اکبر
بہت نزدیک ہیں وہ دن کہ تم ہوگے نہ ہم ہوں گے

خم: ٹیڑھا پن، پیچ دار
حاجب: آڑ، پردہ
رو: چہرہ
روئے صنم: محبوب کا چہرہ
مغنّی: گانے والا
تقلید: پیروی، نقل
بے تال و سم: بے سرے
بھاکا: بھاشا/زبان،
لغات: جمع لغت/مراد/زبان،
ضم ہونا: مل جانا،
زیروبم: نیچا اور اونچا،
تغیر: تبدیلی،
حِس: احساس،
دہر: زمانہ

9.4 تشریح و تحسین:

یہ موجودہ طریقے راہی ملک عدم ہوں گے
نئی تہذیب ہوگی اور نئے ساماں بہم ہوں گے

نئی نسل کو انگریزی تہذیب کی اندھادھند تقلید کرتے دیکھ کر شاعر کہتا ہے کہ بہت جلد ہندوستانی تہذیب ختم ہو جائے گی۔ یہاں کے لوگ اپنے رسم و رواج اور طور طریقوں کو چھوڑ کر انگریزی رہن سہن اور طور طریقوں کو اپنالیں گے۔ آنے والے زمانے میں ہمارے تہذیب و تمدن کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی۔ اور ہر طرف مغربیت چھاجائے گی۔ لوگ بے سوچے سمجھے انگریزی تہذیب کی تقلید میں اپنے رہن سہن اور اپنے رسم و رواج کو بدل ڈالیں گے۔

9.5 قابل غور باتیں:

'ملک عدم' کے معنی ہیں وہ جگہ جہاں لوگ مرنے کے بعد جاتے ہیں۔ یہاں 'راہی ملک عدم' کا مفہوم ہے موجودہ طور طریقے اور رسم و رواج ختم ہو جائیں گے۔

9.6 تشریح و تحسین:

نئے عنوان سے زینت دکھائیں گے حسیں اپنی
نہ ایسا پیچ زلفوں میں، نہ گیسو میں یہ خم ہوں گے

شاعر کہتا ہے کہ جب ہندوستانی تہذیب اور ہندوستانی طور طریقے ہی بدل جائیں گے تو خوب صورتی کا معیار بھی بدل جائے گا۔ انگریزی تہذیب میں شرم وحیا اور لمبے بالوں کو دقیانوسی چیزیں کہتے ہیں اور ایسی عورتوں کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ جب کہ ہندوستان میں شرم وحیا عورت کا زیور ہے اور لمبی کالی زلفیں عورت کی خوبصورتی کی علامت ہیں۔ لیکن مغرب کی تقلید میں یہ سب چیزیں ختم ہو جائیں گی۔ ہمارے موجودہ معاشرے میں شاعر کی باتیں سچ ہوتی نظر بھی آرہی ہیں۔ آج کل لڑکوں اور لڑکیوں کے لباس اور طور طریقوں میں بہت کم فرق رہ گیا ہے۔

9.7 قابل غور باتیں:

دوسرے مصرعے میں 'پیچ وخم' اور 'زلف اور گیسو' الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔ یہ ہم معنی الفاظ ہیں۔ ایسے الفاظ کو مترادف الفاظ کہتے ہیں۔

9.1 متن پر سوالات:

درست جواب پر صحیح (✓) کا نشان لگائیے۔

1 راہی ملک عدم ہو جانے سے شاعر کی مراد ہے

(i) گھر سے چلا جانا

(ii) ختم ہو جانا

(iii) دوسرے ملک میں چلے جانا

2 مترادف الفاظ کون سے ہیں؟

(i) شکست خوردہ

(ii) زلف اور گیسو

(iii) خس وخاک

3 خالی جگہ کو پُر کیجئے۔

یہ موجودہ طریقے.....ہوں گے

(i) نئے ساماں بہم

(ii) پیچ وخم

(iii) راہی ملک عدم

9.8 تشریح وتحسین:

نہ خاتونوں میں رہ جائے گی پردے کی یہ پابندی
نہ گھونگھٹ اس طرح سے حاجب روئے صنم ہوں گے

شاعر جس تہذیب کی آمد کا ذکر کر رہا ہے اس کی ایک خصوصیت یہ بھی بتا رہا ہے کہ اس تہذیب میں عورتیں بے پردہ ہو جائیں گی۔ اور گھونگھٹ یا نقاب وغیرہ کی قید سے آزاد ہو جائیں گی۔ چنانچہ عاشق اپنے محبوب کو بے روک ٹوک دیکھ سکیں گے۔

9.9 تشریح وتحسین:

بہت ہوں گے مغنّی نغمہ تقلید یورپ کے
مگر بے جوڑ ہوں گے اس لیے بے تال وسم ہوں گے

شاعر کہتا ہے کہ آج کی نوجوان نسل بے سوچے سمجھے مغربی تہذیب کی نقل کر رہی ہے، اور تیزی کے ساتھ یہ تہذیب ان کے دل ودماغ پر چھاتی جا رہی ہے۔ اسی کا اثر ہے کہ کانوں کے پردے پھاڑ دینے والی موسیقی اور بے سرے گانے ہر طرف سنائی دینے لگے ہیں۔ نوجوان نسل بھی ہندوستانی موسیقی کو بھول کر بے سرے اور تال والی موسیقی سے لطف اندوز ہونے لگی ہے۔ اور مغربی انداز والے گلوکاروں کو پسند کرنے لگی ہے۔

9.10 قابل غور باتیں:

'تال وسم' موسیقی کی ایک اصطلاح ہے اس کے معنی سر اور تال کے ہیں۔

9.2 متن پر سوالات:

درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

1 مغنّی کا مترادف لفظ ہے

(i) گلوکار

(ii) اداکار

(iii) کلاکار

2 شاعر کے نزدیک مغربی نغمے کیسے ہوں گے؟

(i) بے ہنگم

(ii) مترنم

(iii) بے تال وسم

9.11 تشریح و تحسین:

ہماری اصطلاحوں سے زباں ناآشنا ہوگی
لغات مغربی ملاکر بازار کی بھاکا سے ضم ہوں گے

شاعر کہتا ہے کہ انگریزی تہذیب کی نقل میں لوگ اپنی زبان کی خوب صورت اصطلاحوں کو بھول جائیں گے اور ان کی زبان پر انگریزی الفاظ چڑھ جائیں گے۔ اور لوگ انگریزی زبان میں بات کرنے میں فخر محسوس کریں گے۔ اور اگر پوری طرح انگریزی نہیں بول پائیں گے تو اردو اور انگریزی ملاکر کھچڑی زبان میں بات چیت کرنے لگیں گے۔ یعنی نہ وہ اپنی زبان ہی سے پوری طرح واقف ہوں گے نہ پوری طرح انگریزی ہی بول پائیں گے۔ مگر انہیں اس بات کا افسوس بھی نہیں ہوگا۔

9.12 تشریح و تحسین:

بدل جائے گا معیار شرافت چشم دنیا میں
زیادہ تھا جو اپنے زعم میں وہ سب سے کم ہوں گے

شاعر کہتا ہے کہ آنے والے زمانے میں رہن سہن، طور طریقے اور زبان ہی نہیں بدلے گی بلکہ شرافت کا معیار بھی بدل جائے گا۔ مثلاً سچائی، اخلاص، ایثار، ہمدردی اور محبت جیسی خوبیاں جو ہمارے سماج میں شرافت کی علامت سمجھی جاتی ہیں آنے والے زمانے میں لوگ ان خوبیوں کو بھلادیں گے اور مغرب کے لوگوں کی طرح صرف اپنے فائدے اور نقصان سے تعلق رکھیں گے۔ اور آج جن لوگوں کی شرافت کی مثالیں دی جاتی ہیں۔ جن کی زندگیوں کو قابل تقلید سمجھا جاتا ہے۔ کل ان کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہوگی۔

9.3 متن پر سوالات:

درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

1 شاعر نے لغات مغربی کسے کہا ہے؟

(i) انگریزی لغت کو

(ii) عربی الفاظ کو

(iii) مغربی زبان کو

2 "لغات مغربی بازار کی بھاکا سے ضم ہوں گے" کا مطلب ہے

(i) صرف اردو زبان

(ii) صرف انگریزی زبان

(iii) اردو اور انگریزی ملی ہوئی کھچڑی زبان

3 "زیادہ تھے جو اپنے زعم میں وہ سب سے کم ہوں گے" سے کیا مطلب ہے؟

(i) نیک اور شریف لوگوں کی عزت واحترام میں اضافہ ہو جائے گا

(ii) شریف لوگوں کی قدر و منزلت میں کمی ہو جائے گی

(iii) شریف لوگوں کی تعداد کم ہو جائے گی

9.14 تشریح و تحسین:

کسی کو اس تغیر کا نہ حس ہوگا نہ غم ہوگا
ہوئے جس ساز سے پیدا اسی کے زیر و بم ہوں گے

شاعر کہتا ہے کہ انگریزی تہذیب ہمارے سماج میں اور عام لوگوں میں اس طرح سرایت کر جائے گی کہ اس بات کا احساس تک نہیں ہوگا کہ ہم کیسی کیسی بیش قیمت قدروں کو بھلا بیٹھے ہیں۔ نہ انہیں اس بات کا افسوس ہوگا کہ انہوں نے تو جب سے آنکھیں کھولی ہیں یہی ساری چیزیں دیکھی ہیں۔ انہیں ہندوستانی تہذیب کے بارے میں کسی نے بتایا ہی نہیں ہے۔ اپنے گھروں میں انہوں نے انگریزی تہذیب دیکھی ہے۔ لہذا وہی باتیں ان کی شخصیت کا حصہ بن گئی ہیں۔

9.15 تشریح و تحسین:

تمھیں اس انقلاب دہر کا کیا غم ہے اے اکبر
بہت نزدیک ہے وہ دن کہ تم ہوگے نہ ہم ہوں گے

نظم کے آخر میں شاعر کہتا ہے کہ یہ انقلاب تو رونما ہوں گے۔ سماج میں یہ تبدیلیاں ضرور ہوں گی۔ اس لیے ان پر افسوس کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اب تو نئی نسل کو یہ سب تبدیلیاں دیکھنا اور ان کے ساتھ جینا ہے۔ کیونکہ وہ وقت دور نہیں ہے جب ان تبدیلیوں کو دیکھنے اور ان پر کڑھنے کے لیے ہم اور تم زندہ ہی نہیں رہیں گے۔

9.16 قابل غور باتیں:

"زیروبم" موسیقی کی ایک اصطلاح ہے جس کے معنی ہیں سُر کا اتار چڑھاؤ۔

9.4 متن پر سوالات:

درست جواب پر صحیح (✓) کا نشان لگائیے

1 لوگوں کو تبدیلی کا احساس کیوں نہیں ہوگا؟

(i) وہ تبدیلی کو پسند کرتے ہیں

(ii) انہیں تبدیلی کا احساس ہی نہیں ہوگا۔ تبدیلی کو سمجھنے سے قاصر ہوں گے

(iii) تبدیلی واقع ہی نہیں ہوگی

2 خالی جگہ پُر کیجئے

تمہیں اس انقلاب.....کا کیا غم ہے اے اکبر

(i) زمانہ

(ii) وقت

(iii) دہر

9.17 انداز بیان:

طنزیہ و مزاحیہ شاعری میں اکبر الہ آبادی کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ اکبر کی شاعری بڑی دلچسپ ہے۔ وہ سماج کی خرابیوں کو دلچسپ انداز میں ابھارتے ہیں۔ وہ معمولی اور بظاہر بھدّے الفاظ کو خوب صورت اور فن کارانہ انداز میں استعمال کرتے ہیں۔ اکبر انگریزی الفاظ سے خاطر خواہ فائدہ اٹھاتے ہیں اور انہیں بامعنی انداز میں استعمال کرتے ہیں۔ ان کا انداز بیان بہت دلکش ہے جو پڑھنے والوں کو براہ راست متاثر کرتا ہے۔

9.18 آپ نے کیا سیکھا؟

..... اکبر الہ آبادی طنزیہ و مزاحیہ شاعر ہیں۔

..... اکبر کی یہ نظم طنزیہ ہے۔

..... اس نظم میں اکبر نے انگریزی تہذیب کی اندھادھند تقلید اور اس کے اثرات کا بیان کیا ہے۔

..... "تال و سم اور زیروبم" موسیقی کی اصطلاحیں ہیں۔

..... ہم معنی الفاظ کو مترادف الفاظ کہتے ہیں۔

..... 'بھاکا' اردو کا پرانا نام ہے۔

..... سچائی، اخلاص، ایثار، رحم، محبت، اور ہمدردی شرافت کی باتیں ہیں اور یہی زندگی کی اعلیٰ قدریں ہیں۔

9.19 اکبرالہ آبادی کی دوسری طنزیہ اور مزاحیہ نظمیں ضرور پڑھیے۔

9.20 اختتامی سوالات:

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب اپنی کاپی میں لکھئے۔

1 شاعر نے ہندوستانی تہذیب کی کن کن خوبیوں کا ذکر کیا ہے؟

2 نئی تہذیب سے شاعر کو کس بات کا اندیشہ ہے؟

3 شاعر نے نئی تہذیب کی کن باتوں پر طنز کیا ہے؟

4 شاعر کو زبان میں کس طرح کے بگاڑ کا ڈر ہے؟

5 اس شعر کا مطلب اپنی کاپی میں لکھیے۔

کسی کو اس تغیر کا نہ حس ہوگا نہ غم ہوگا
ہوئے جس ساز سے پیدا اسی کے زیر و بم ہوں گے

متن پر سوالات کے جوابات:

9.1	1(i)	2(ii)	3(iii)
9.2	1(i)	2(iii)	
9.3	1(iii)	2(iii)	3(ii)
9.4	1(ii)	2(iii)	